Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل روزنامہ ربوہ

روز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۹ صفر ۱۳۹۳ھ ۲۵ امان ۱۳۵۲ہش ۲۵ مارچ ۱۹۷۳ء | نمبر ۶۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۴ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور دینی مہمات میں کامیابی کیلئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۔ ۲۴ امان ۔ کل ۲۳ امان بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کے تحت افریقہ میں اور بالخصوص نائیجیریا میں تبلیغ اسلام اور خدمت بنی نوع انسان پر مشتمل عظیم مہم کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ کس طرح ہماری حقیر کوشش میں اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی برکت ڈالی اور اس کے از حد خوشکن نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ پھر حضور نے افریقہ کے مختلف علاقوں میں احمدی ڈاکٹروں کی بے لوث خدمت کا ذکر کرتے ہوئے یہ تحریک فرمائی کہ چونکہ تین سال گذرنے پر اب متعدد ڈاکٹروں کو وہاں سے واپس بلانا پڑیگا اسلئے ہمیں ۸ ۔ ۱۰ احمدی ڈاکٹروں کی فوری طور پر وہاں ضرورت ہے۔ حضور نے فرمایا میں پاکستان اور بیرونی ممالک میں کام کرنیوالے احمدی ڈاکٹروں کو یہ تحریک کرتا ہوں کہ وہ اپنے آپکو افریقہ میں خدمت کے لئے پیش کریں۔ اگر فزیشن سرجن مل سکیں تو زیادہ بہتر ہے۔ آئندہ دو تین ماہ کے اندر ہمیں یہ احمدی ڈاکٹر ضرور مل جانے چاہئیں جنہیں ہم افریقہ میں بھیج سکیں۔ آخر میں حضور نے اس منصوبہ کی کامیابی کے لئے دعا کی تحریک بھی فرمائی کیونکہ ہمارے سب کاموں کے لئے دعا ہی بنیادی چیز ہے اس کے بغیر نہ ہمیں موزوں کارکن مل سکتے ہیں نہ انکے کاموں میں برکت ہو سکتی ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا بے انتہا بدلہ مل سکتا ہے۔ لہٰذا احباب کو اس سکیم کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا کرنی چاہیئے۔

آج بتاریخ ۲۴ امان بروز ہفتہ چار بجے شام لجنہ اماء اللہ ربوہ کا جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہو رہا ہے۔ مقامی بہنیں وقت مقررہ پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس جلسہ میں تشریف لائیں۔

(صاحبزادی) ناصرہ بیگم

صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ)

مکرم ابو المنیر مولوی نور الحق صاحب کے دائیں ہاتھ کے جوڑ پر جو چوٹ آئی تھی اور ہڈی میں فریکچر ہو گیا تھا اسے اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت حد تک آرام ہے۔ پلستر اتار دیا گیا ہے۔ لیکن ہاتھ ابھی پوری طرح کام نہیں کر سکتا۔ احباب دعائے صحت کریں۔

---

۱۹ مارچ کو بعد نماز مغرب نظارت اصلاح و ارشاد کی زیر ہدایت محترم صدر صاحب عمومی کی نگرانی میں محلہ جات ربوہ کی سولہ مساجد میں بیک وقت تربیتی اجلاس ہوئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ نے مجھے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت و محبت کی برکت سے مکالمہ کا شرف بخشا ہے

میری جان اس نبیؐ پر قربان ہے جو صاحب مقام محمود ہے۔ ہم آپؐ پر درود بھیجتے ہیں"

"خداوند کریم نے اسی رسولؐ کی متابعت اور محبت کی برکت سے اور اپنے پاک کلام کی پیروی کی تاثیر سے اس خاکسار کو اپنے مخاطبات سے خاص کیا ہے اور علوم لدنیہ سے سرفراز فرمایا ہے اور بہت سے اسرار مخفیہ سے اطلاع بخشی ہے اور بہت سے حقائق و معارف سے اس ناچیز کے سینہ کو پُر کر دیا ہے۔ اور بارہا بتلا دیا ہے کہ یہ سب عطیات اور عنایات اور یہ سب تفضلات اور احسانات اور یہ سب تلطفات اور توجہات اور یہ سب انعامات اور تائیدات اور یہ سب مکالمات اور مخاطبات بہ یمن متابعت و محبت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ..... سو اب منصفان حق پسند خود سوچ سکتے ہیں کہ جس حالت میں حضرت خاتم الانبیاءؐ کے ادنیٰ خادموں اور کمترین چاکروں سے ہزارہا پیشگوئیاں ظہور میں آتی ہیں اور خوارق عجیبہ ظاہر ہوتے ہیں۔ تو پھر کس قدر بے حیائی اور بے شرمی ہے کہ کوئی کور باطن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں سے انکار کرے۔"

(براہین احمدیہ حصہ اول صفحہ ۵۴۰)

(ترجمہ از عربی) "ہم خدا تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ ..... تجھ پر جان قربان ہو اے بہترین مخلوقات ہم نے تیری خبر کا نور اندھیرے میں دیکھ لیا۔ ہم نے سورج اور چاند کو دیکھ لیا جیسا کہ تُو نے اشارہ فرمایا تھا۔ ..... بشکر خدا کہ دونوں کو گرہن لگ گیا۔ ہمیں خدا تعالیٰ کی مدد تیرہ سو برس گزرنے کے بعد آئی۔ ..... میری جان اس نبیؐ پر قربان ہے جو صاحب مقام محمود ہے۔ میرا دل نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف کھینچ لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر میرے دل کے لئے آرام ہے۔"

(نور الحق حصہ دوم صفحہ ۵۸ تا ۶۰)

محترم سید داؤد احمد صاحب کی صحت کاملہ کیلئے

تحریک دعائے خاص

راولپنڈی سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ محترم سید داؤد احمد صاحب کو پرسوں دن بھر دوران سر کی تکلیف رہی بلڈ پریشر بھی ابھی پوری طرح کنٹرول میں نہیں آیا۔

احباب جماعت خاص درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترم میر صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ ماہ امان ۱۳۵۲ھش

غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیابی کا راز

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں مسلمانوں پر دو اجتماعی فرض عائد کئے ہیں۔ ان میں سے ایک فرض یہ ہے کہ وہ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (آل عمران آیت ۱۰۴) کے تحت اپنے باہمی اتحاد و اتفاق کو بہرطور و بہرحال برقرار رکھیں۔ اور دوسرا فرض یہ ہے کہ وہ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران آیت ۱۰۵) کے تحت باقاعدہ منظم طور پر حق کو دنیا میں پھیلانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ یہ دونوں فرائض اس لحاظ سے ایک دوسرے کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں کہ باہم ایک ہاتھ پر متحد ہوئے بغیر منظم بنیادوں پر اسلام کو دنیا میں پھیلایا نہیں جا سکتا۔ اشاعتِ اسلام کی منظم کوششوں کے بروئے کار آنے اور انکے بار آور ہونے کا دار و مدار مسلمانوں کے باہمی اتحاد و اتفاق پر ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث ہی اسلئے کیا تھا کہ آپ تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کا فریضہ سرانجام دے کر اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی مستحکم بنیاد پر قائم کر دکھائیں۔ قرآنِ مجید کی رو سے یہ اہم مقصد پورا نہیں ہو سکتا تھا جب تک کہ ناقابلِ تسخیر اتحاد و اتفاق قائم نہ ہوتا۔ چنانچہ خدائی اذن کے ماتحت آپ نے سلسلۂ بیعت کا اسی غرض کے ماتحت آغاز فرمایا کہ تا بیعت کنندگان کو ناقابلِ تسخیر اتحاد کی دولت سے مالا مال کر کے انہیں اس قابل بنایا جائے کہ وہ اشاعتِ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کی منظم مساعی میں حصہ لینے کی توفیق سے بہرہ ور ہو سکیں۔ سو سلسلۂ بیعت کی اس غرض کو اوائل ہی میں واضح کرتے ہوئے آپؑ نے رقم فرمایا:-

"یہ سلسلۂ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کیلئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ ببرکت کلمۂ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آ سکیں اور ایسے کاہل اور بخیل و بے مصرف مسلمان نہ ہوں اور نہ اُن نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نااتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور اس کے خوبصورت چہرے کو فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے، اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو اسلامی ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ غرض نہیں اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں۔ بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں، یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشقِ زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمامتر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔"

(اشتہار ۴ر مارچ ۱۸۸۹ء)

سلسلۂ بیعت کی اس غرض سے صاف عیاں ہے کہ غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیابی کے لئے مومنین کا باہمی اتحاد و اتفاق کی دولت سے مالا مال ہونا ازبس ضروری ہے۔ جب وہ باہمی اتحاد و اتفاق کی بدولت نفسِ واحدہ کی صورت اختیار کر لیں گے اور پھر اجتماعی جد و جہد کے رنگ میں اشاعتِ اسلام کا فریضہ انجام دیں گے تو اسلام دنیا میں غالب آتا چلا جائے گا۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے قبل مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کی یہ کیفیت مفقود ہو چکی تھی اس لئے اشاعتِ اسلام کی منظم جد و جہد کی توفیق سے وہ محروم چلے آ رہے تھے۔ حضور علیہ السلام نے خدائی حکم کے ماتحت سب سے اوّل یہی کام سرانجام دیا کہ سلسلۂ بیعت کا آغاز فرما کر بیعت کنندگان کو ایک ہی سلک میں منسلک کر کے انہیں فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا کا مصداق بنایا اور وحدتِ جمہوری کے سانچے میں ڈھال کر انہیں اس اہلیت سے ہمکنار کر دکھایا کہ وہ اشاعتِ اسلام کی منظم جد و جہد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اس راہ میں اپنے آپ کو عاشقِ زار کی طرح فدا کر دکھائیں۔

حضور علیہ السلام کے قائم کردہ اسی اتحاد کی بدولت ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے افراد کو اطراف و جوانبِ عالم میں اشاعتِ اسلام کا فریضہ نہایت کامیابی سے ادا کرنے کی توفیق ملتی چلی آ رہی ہے۔ ہرچند کہ جماعتِ احمدیہ کی تعداد دوسرے مذاہب کے پیروؤں کے مقابلہ میں ہی نہیں بلکہ خود جمہور مسلمانوں کے مقابلہ میں بہت تھوڑی ہے۔ اور پھر اسی نسبت سے اُس کے وسائل بھی نہ ہونے کے برابر ہیں تاہم دنیا کے پردہ پر آج یہی ایک جماعت ہے جس کی انتھک اور بے لوث مساعی کے نتیجہ میں اسلام چار دانگِ عالم میں پھیل رہا ہے اور اس شان سے پھیل رہا ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے دانشور یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہوتے جا رہے ہیں کہ دنیا کا آئندہ مذہب عیسائیت نہیں اسلام ہوگا۔ اگر دیکھا جائے تو یہ سب کرشمہ ہے اُس باہمی اتحاد و اتفاق کا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے متبعین کو انواع و اقسام کے اختلافات اور بغض اور حقد اور تنازع اور فساد اور کینہ اور بغض سے جس نے مسلمانوں کو بے برکت و نکما و کمزور بنا رکھا تھا نجات دلا کر ان کے درمیان پیدا کر دکھایا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیل رہی ہیں۔

پس دنیا میں غلبۂ اسلام کا راز ہمارے اُس ناقابلِ تسخیر اتحاد میں مضمر ہے جسے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث کر کے قائم فرمایا ہے اور پھر حسب وعدہ خلافت کی نعمت سے سرفراز فرما کر وہ ہمارے اس اتحاد کی خود حفاظت فرماتا چلا آ رہا ہے۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم خلافت کے ساتھ اپنی وابستگی کو مضبوط سے مضبوط بنا کر اور باہمی اخوت کے جذبہ کو ترقی دے کر اپنے اتحاد کو مستحکم سے مستحکم تر کرتے چلے جائیں تا اس کے ایک عظیم الشان ثمر کے طور پر ہمیں اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کی نسلاً بعد نسلٍ توفیق ملتی چلی جائے۔ ہم اپنی ان معروضات کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تاکیدی وصیت پر ختم کرتے ہیں جسے حضورؑ نے ۴ر مارچ ۱۸۸۹ء کے اشتہار میں درج فرمایا۔ اس وصیت میں حضور نے ہمیں باہمی اخوت کے جذبہ کو زیادہ سے زیادہ ترقی دینے کی نہایت پُرزور تلقین فرمائی ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اس جگہ اس **وصیت** کا لکھنا بھی موزوں معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک شخص اپنے بھائی سے بکمال ہمدردی و محبت پیش آوے اور حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر ان کا قدر کرے، ان سے جلد صلح کر لیوے اور دلی غبار کو دُور کر دیوے اور صاف باطن ہو جاوے اور ہرگز ایک ذرہ کینہ اور بغض ان سے نہ رکھے۔ لیکن اگر کوئی عمداً اُن شرائط (یعنی دس شرائطِ بیعت۔ ناقل) کی خلاف ورزی کرے جو اشتہار ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء میں مندرج ہیں۔ اور اپنی بے باکانہ حرکات سے باز نہ آوے تو وہ اس سلسلہ سے خارج شمار کیا جاوے گا۔"

قطعات

کُھلی جب خوابِ ہستی سے مری آنکھ
حقیقت دوش و فردا کی عیاں تھی
یہ پُوچھا مَیں نے صنّاعِ جہاں سے
جہاں تھا یا وُہ تصویرِ جہاں تھی؟

مکاں کی قید سے آزاد ہو کر
محبّت پَر فشاں تھی لامکاں میں
مقامِ آب و گِل تھا ایک ساعت
کُھلا مجھ پہ جہانِ جاوداں میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ نکاح

عقلمند انسان وہ ہے جو حیات اور ممات دونوں کی ذمہ داریاں فوراً ادا کرنے والا ہو

مورخہ ۷ ر فتح ۱۳۵۱ ہش ۷ ر دسمبر ۱۹۷۲ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے ازراہ شفقت مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

I محترمہ امۃ العزیز ثریا صاحبہ بنت مکرم میاں گلزار احمد صاحب چنیوٹ کا نکاح محترم عبدالباسط طاہر صاحب ابن مکرم عبدالسمیع صاحب سے تین ہزار روپے حق مہر پر اور

II۔ محترمہ ناصرہ ثریا صاحبہ بنت مکرم حاجی شریف احمد صاحب ربوہ کا نکاح محترم عبدالشکور صاحب شاکر ابن مکرم میاں حاجی عبدالرحمان صاحب چنیوٹ سے دو ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔ (یوسف سلیم ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

"زندگی اور موت انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ آگے زندگی اور پیچھے موت ہے اس لحاظ سے یہ دنیا ایسے ہی ہے جیسے ایک ہی سواری پر ہر دو تیار بیٹھے ہوں۔ ہر زندگی موت کا امکان پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے ہر مخلوق فنا ہونے والی ہے۔ گو "فنا" کے لفظ کو ہم مختلف معنوں میں استعمال کرتے ہیں لیکن

یہ ایک حقیقت ہے

کہ ہر مخلوق فنا ہونے والی ہے اسلئے وقت آنے پر موت کا امکان حقیقت بن جاتا ہے۔

میاں بیوی کا رشتہ نکاح کے ذریعہ قائم کیا جاتا ہے۔ اور اسی شادی کے نتیجہ میں بہت سے بچوں کی پیدائش کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔ پس عقلمند انسان وہ ہے جو زندگی کی حالت میں حیات کی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ادا کرنے والا ہو اور اسی طرح وہ بھی عقلمند انسان ہے جو ممات کی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان کو ادا کرنے والا ہو مثلاً خاندان کا بڑا آدمی جب فوت ہو جاتا ہے تو اس کی فوتیدگی کے نتیجہ میں ایک ذمہ داری گھر کے ایک دوسرے فرد پر عاید ہو جاتی ہے۔

پس جہاں حیات کی ذمہ داریاں ہیں وہاں ممات کی بھی ذمہ داریاں ہیں اخروی زندگی اور ممات کی اہم ذمہ داریاں بھی حیات پر ہیں۔ البتہ ممات کی بعض ذمہ داریاں کسی وفات کے بعد کسی دوسرے فرد پر پڑتی ہیں اس سے پہلے نہیں پڑتیں۔ جو شخص ان ہر دو ذمہ داریوں کو سمجھتا ہے وہ گویا کامیاب ہو گیا اس دنیا میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی۔

پھر ممات کی ایک یہ ذمہ داری بھی ہے کہ وفات یافتہ کا ذکر خیر کیا جائے۔ اُس کے لئے مغفرت کی دعائیں کی جائیں۔ پھر کسی کی وفات کے نتیجہ میں پسماندگان پر یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ وہ اُس کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کریں وغیرہ یہ سب ذمہ داریاں وفات سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس لئے مرنے والوں کے پیچھے وہ نسل آنی چاہیئے جو مرحومین کی تربیت یافتہ اور اُن کے رنگ میں رنگین ہو۔ اُن کی خوبیوں کی مالک اور اُن کے نور سے حصہ لینے والی ہو۔ وہ اُن سے اپنے حالات میں زیادہ وسعت نظر رکھنے اور زیادہ قربانیاں دینے والی ہو۔ لیکن اگر کوئی شخص

زندگی کی ذمہ داری

کو تو ایک حد تک سمجھے لیکن وہ ذمہ داری جو کسی اور کی وفات سے تعلق رکھتی ہے اُسے نہ سمجھے تو وہ کبھی ترقی کی طرف قدم نہیں بڑھا رہا۔ بلکہ تنزل کی طرف قدم بڑھا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور انہیں نباہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آج دو جنازوں[1] کے غم ہمارے لئے اکٹھے کئے گئے تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا احسان ہے۔ اُس نے ساتھ ہی دو خوشیوں کے سامان بھی پیدا کر دئے امید ہے جس طرح جانے والوں کے لواحقین ان خوشیوں میں آپ کے ساتھ شامل ہوئے ہیں۔ اسی طرح آپ میں سے بھی کچھ دوست جانے والوں کے غم میں شریک ہونے کے لئے اُن کے ساتھ بہشتی مقبرہ میں بھی جائیں گے۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے حاضرین سمیت دعا کرائی۔

(۲)

مورخہ ۷ ر فتح ۱۳۵۱ ہش ۷ ر دسمبر ۱۹۷۲ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے ازراہ شفقت مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی انچارج شعبہ رشتہ ناطہ کے صاحبزادے محترم چوہدری محمد نفیس احمد صاحب کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ ان کا نکاح محترمہ جمیلہ بشیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم کے ساتھ تین ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا تھا۔

(یوسف سلیم ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی)

خطبہ مسنونہ کے بعد حضور نے اس نکاح کا اعلان ان دعائیہ کلمات کے ساتھ فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بہت ہی بابرکت کرے۔ اور عزیزہ جمیلہ بشیر صاحبہ اور عزیزم محمد نفیس احمد کے لئے ہر طرح سے خیر و برکت اور خوشی و خوشحالی کا باعث ہو اور اسی طرح سب لواحقین اور سب جماعت کے لئے بھی۔

عزیزہ جمیلہ کے والد وفات پا چکے ہیں۔ ان کی جگہ مرحوم کے برادر نسبتی (اور لڑکی کے ماموں) مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ولی تھے۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے حاضرین سمیت دعا کرائی۔

[1] یہ دو جنازے حضرت حکیم محمد اسمٰعیل صاحب سیکھوانی سرگودھا صحابی حضرت مسیح موعود اور محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ عبدالمجید صاحب ربوہ کے تھے بعد نماز عصر حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الحاج ڈاکٹر محمد عبدالہادی کیوسی کے قبول اسلام کے ایمان افروز واقعات

(مکرم فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ انچارج مغربی جرمنی)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند اور اس آخری زمانے کے مامور و مرسل من اللہ حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی بنیاد رکھی گئی تھی اس کی تصویر خود مامور زمانہ نے اپنے مندرجہ ذیل اشعار میں کھینچی ہے ؎

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
ہو رہے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

مامور من اللہ کی زبان قلم سے نکلے ہوئے یہ الفاظ کس شان اور عظمت کے ساتھ عملی رنگ میں پورے ہو رہے ہیں اس کا زندہ ثبوت آج یورپ کا ہر وہ احمدی مسلمان ہے جو تثلیث کدہ سے نکل کر توحید کے مرکز میں اللہ اکبر کی صدا بلند کر رہا ہے میں اس وقت ایک ایسے ہی یورپی مسلمان کی زندگی کے چند واقعات قارئین کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں جن سے معلوم ہوتا ہے کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی اسلام کی طرف رہنمائی فرمائی اور وہ کس عجیب استقلال کے ساتھ تثلیث کو خیرباد کہتے ہوئے توحید کے سچے پرستار بن گئے ہیں۔

ان کا پہلا نام ڈاکٹر اطالو کیوسی ([illegible]) تھا۔ وہ اٹلی کے رہنے والے ہیں۔ روما میں پی ایچ ڈی کرنے کے بعد سب سے بڑی اطالوی انشورنس کمپنی کی جرمن شاخ کے ڈائریکٹر بنے۔ وہ آج سے پندرہ سال قبل اسی کمپنی کی طرف سے فرانکفورٹ میں جو کمپنی کی جرمن شاخ کا مرکز ہے مقیم ہیں۔ جب یہ عاجز جولائی ۱۹۶۸ء میں پہلی بار جرمنی بھجوایا گیا تو عین اسی روز جب کہ خاکسار نے اپنی آمد پر مسجد فرانکفورٹ کی گیسٹ بک میں اپنا نام درج کیا۔ وہ مسجد میں پہلی بار آئے خاکسار اس وقت ہیمبرگ جا چکا تھا۔ جہاں پر ہماری دوسری مسجد ہے اس کے متعلق وہ اپنی سرگزشت میں جس کا خاکسار جرمن زبان سے اردو میں ترجمہ کر رہا ہے لکھتے ہیں۔

"اسلامی دنیا کے ساتھ میرا پہلا قریبی تعلق محض اتفاقی طور پر عمل میں آیا ...... میں اپنے ننھے بچے کے ساتھ سیر کرتے ہوئے ایک ایسی عمارت کے پاس سے گزرا جسے میں پہلے بھی کئی بار موٹر پر جاتے ہوئے بغیر کسی توجہ کے دیکھ چکا تھا یہ جماعت احمدیہ کے اسلامی مشن کی مسجد تھی۔ ایک چھوٹی سی دیدہ زیب عمارت جو ۱۹۵۹ء میں تعمیر ہوئی تھی۔ مسجد کی عمارت کے سامنے پاکستانی وضع قطع میں مسجد کے امام محمود احمد صاحب چیمہ کھڑے تھے انہوں نے ایک دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ اپنا تعارف کرایا۔"

خاکسار کے ہیمبرگ سے واپس فرانکفورٹ پہنچنے کے کچھ عرصہ بعد ہم نے مسجد میں اسلام پر ایک سیمینار (سلسلہ تقاریر) منعقد کیا جو دو مہینے کی سولہ تقاریر پر مشتمل تھا ہر ہفتہ کے روز ایک تقریر ہوتی۔ اس میں فرانکفورٹ یونیورسٹی کے طلباء اور بعض اور جرمن شامل ہوئے لیکن ایک شخص جس نے باقاعدگی کے ساتھ ساری تقاریر پورا وقت سنیں وہ ڈاکٹر کیوسی صاحب تھے اس کے جلد بعد ہی انہوں نے پہلے برادرم چیمہ صاحب اور پھر خاکسار سے عربی پڑھنی شروع کر دی اسی دوران انہوں نے اسلام پر کچھ کتب مشن کی لائبریری سے مستعار لے کر پڑھیں۔ ایک دفعہ انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے جس ماحول میں پرورش پائی ہے وہ ایسا تھا کہ اس میں اسلام کا جو تصور مجھے دیا گیا تھا اس کے پیش نظر اسلام کا بطور ایک مذہب مطالعہ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ اسلام کا ایک مذہب کے طور پر مطالعہ کرنے کا خیال اور شوق مجھے اس مسجد سے اور اس سلسلہ تقاریر سننے کے بعد پیدا ہوا

وقت گزرتا گیا اور ڈاکٹر کیوسی صاحب نے جو بڑی باقاعدگی سے مسجد میں آکر سبق لیتے تھے یسرنا القرآن ختم کر کے بجائے عربی کی کوئی اور کتاب شروع کرنے کے قرآن کریم پڑھنے کو ترجیح دی۔ قرآن کریم کا جو حصہ پڑھ لیتے وہ مجھ سے اپنے ٹیپ ریکارڈر پر ٹیپ کروا لیتے جب دوسری مرتبہ آتے تو نہ صرف روانی بلکہ خوش الحانی کے ساتھ نہ صرف پڑھ کر سنا دیتے بلکہ وہ انہیں زبانی بھی یاد ہو گیا ہوتا۔ میں ان کے اس ذوق و شوق کو دیکھ کر دنگ رہ گیا جب ان کی ریکارڈ کی ہوئی سورۃ فاتحہ میں نے لندن کے تیسرے جلسہ سالانہ پر حاضرین جلسہ کو سنوائی تو اس جلسہ میں مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اپنی تقریر میں بالخصوص نوجوانوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اہل یورپ کا ذوق دیکھو یہ لوگ تم سے آگے نکلے جا رہے ہیں ایسا نہ ہو کہ آج مسلمان کہلانے والے ہم سے آگے نکل جائیں اور ہم جو نسلاً مسلمان ہیں ان سے پیچھے رہ جائیں۔

قرآن کریم ناظرہ پڑھنے کے ساتھ ساتھ انہوں نے ہر لفظ اور ہر آیت کے الگ الگ معانی بھی پڑھنے پر اصرار کیا۔ عربی لکھنے کی مشق تو انہیں ہو چکی تھی ہر نیا لفظ اپنی کاپی میں لکھ کر اس کا ترجمہ لکھ لیتے ایک ڈاکٹر آف فلاسفی کا پہلی دوسری جماعت کے بچوں کی طرح قرآن کریم پڑھنے کا یہ ایک عجیب نظارہ تھا۔ جس کی پوری کیفیت لفظوں میں بیان نہیں کی جا سکتی یہ سلسلہ ایک لمبے عرصے تک چلتا رہا اس وقت مجھے کچھ معلوم نہ تھا کہ اتنے شوق سے عربی پڑھنے اور پھر قرآن کریم میں دلچسپی لینے سے ان کی کیا غرض و غایت ہے نہ میں نے ان سے یہ سوال پوچھا اور نہ انہوں نے متعلق کبھی کچھ کہا۔ یہاں تک کہ دو سال اس طرح گزر گئے اپنی کیفیت اور اس اہتمام کی غرض و غایت وہ اپنی کتاب میں بیان کرتے ہیں۔

"ادھر شاگرد ہونہار تھا ادھر استاد مائل بہ کرم۔ لہٰذا ہم نے ہفتہ اور اتوار کی شام کو اس کام کے لئے وقف کرتے ہوئے مسلسل کی انتھک کوشش کے بعد اس درجہ تک ترقی کر لی کہ اب ہم اگلے پروگرام کا فیصلہ کر سکتے تھے۔ میں اپنے آپ کو اب اس قابل سمجھنے لگ گیا تھا کہ میں اسلامی دستور حیات یعنی کتاب حکیم پر بنیادی کام کرنے کی جرأت کر سکوں اور وہ صرف تراجم پڑھنے کے ذریعہ نہیں بلکہ اصل عربی متن سمجھنے کے ذریعہ کافی غور و خوض کے بعد میں نے یہ معلوم کیا کہ بہترین طریق یہ ہوگا کہ میں کتاب حکیم کا ترجمہ شروع کروں جس کی بدولت ہر عربی لفظ پر غور ہو سکے گا۔"

وہ زبان جس میں انہوں نے ترجمہ شروع کیا اسپرانتو ہے جو ایک عالمی مصنوعی زبان ہے اور جس کے بولنے والے لاکھوں کی تعداد میں ہر ملک اور ہر قوم میں پائے جاتے ہیں اس زبان کے بولنے والوں کی اکثریت البتہ یورپ میں ہے۔ قرآن کریم کے ترجمہ کا کام شروع کرتے ہی ان کی اسلام میں دلچسپی کی کیفیت ایک خاص رنگ اختیار کر گئی غالباً اسی سے متاثر ہو کر ایک بار میں نے پوچھ لیا کہ آپ چرچ میں جاتے ہیں کہنے لگے کہ ہاں میں چرچ میں باقاعدگی سے جاتا ہوں۔ اور مسیحی عبادت کے تمام رکنوں میں شریک ہوتا ہوں لیکن جب پادری کہتا ہے مسیح ہمارا رب ہے تو میں دل میں کہتا ہوں نہیں "اللہ ہمارا رب ہے" اور سب لوگ جھک کر اپنی مخصوص دعا پڑھ رہے ہوتے ہیں کہ اے خدا ہماری روزی کی روٹی آج ہمیں دے تو میں اس وقت دل میں سورہ فاتحہ پڑھ رہا ہوتا ہوں۔"

اس قدر دلچسپی کے باوجود انہوں نے مجھ سے اسلام قبول کرنے کی خواہش کی اور نہ ہی میں نے پیش کش کرنے کی جرأت کی۔ دراصل وہ ظاہری طور پر ہمارے اس قدر قریب آچکے تھے اور اس باقاعدگی کے ساتھ ہماری ہر تقریب میں شریک ہوتے کہ ہم انہیں اپنی خوش فہمی میں اپنے میں سے ایک سمجھنے لگ گئے اسی تاثر کے ماتحت ایک بار جب ایک عرب جماعت دوست مسٹر خورشید الجبر کے ہاں دعوت پر جاتے ہوئے انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم میرا تعارف کیسے کراؤ گے تو میں نے کہہ دیا کہ میں کہوں گا یہ ہمارے بھائی ہیں۔ میری جلد بازی سمجھئے یا تغافل کے طور پر یہ جس اسلام کا اظہار جسے سن کر ڈاکٹر کیوسی صاحب اس وقت تو خاموش ہو گئے مگر دوسرے دن ہی اس غلط فہمی کو انہوں نے صاف اور غیر مبہم الفاظ میں دور کرتے ہوئے مجھے یوں کہنے لگے۔

"انوری صاحب میں اگرچہ آپ کو اپنا بہت ہی ہمدرد دوست سمجھتا ہوں مگر میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ آپ میرے متعلق کسی خوش فہمی یا غلط فہمی میں مبتلا ہوں میں ایک رومن کیتھولک فیملی سے تعلق رکھتا ہوں جو مذہب کے بارے میں کوئی متبادل صورت اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں نہ ہی میرے خانگی حالات اس کی اجازت دیتے ہیں پس مجھے اپنا دوست سمجھئے یا خادم مگر اس سے زیادہ نہیں"

ان الفاظ میں جہاں محبت احترام اور انکساری کا رنگ پایا جاتا تھا وہاں ایک عزم کا اظہار اور ایک حقیقت کی نقاب کشائی بھی کی گئی تھی جس سے مجھے دل میں ایک دھچکا سا تو ضرور لگا مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک شعر کا مصرعہ یاد کر کے تسلی بھی پائی۔ ؎

جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان برائے توجہ لجنات اماء اللہ

عاجزہ لجنہ اماء اللہ جلد چہارم لکھ رہی ہے جو ان شاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء تک شائع ہو جائے گی۔ اس میں پاکستان کی تمام شاخوں کے ابتدا سے اب تک کے تفصیلی حالات ہوں گے۔ نیز لمبا عرصہ لجنہ اماء اللہ کی جن بہنوں نے خدمت کی ہے ان کے مختصر حالات اور مجربات کا ذکر ہوگا۔

عاجزہ رپورٹوں سے ان کے کام کا جائزہ لے رہی ہے لیکن جن لجنات کی سالانہ رپورٹیں چھپی نہیں ان کے حالات کا علم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہر لجنہ خواہ وہ شہر کی ہو یا گاؤں کی اطلاع دیں کہ لجنہ کا قیام کب ہوا۔ آج کل کون عہدہ دار ہیں۔ خصوصی کام اس لجنہ نے کس کس عہدہ دار نے کب کب اور کتنا عرصہ کیا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

تحریک جدید کے وعدہ جات اور وصولی کا کام

۱۔ اگر جماعتیں مشاورت سے پہلے اپنے وعدہ جات تحریک جدید مرکز میں پہنچا دیں گی۔ تو مشاورت کے بعد انہیں کف افسوس ملنے کی نوبت نہ آئے گی۔

۲۔ اگر مشاورت سے پہلے وصولی کو سو فی صدی پہنچانے کی پوری کوشش کی جائے گی۔ تو مشاورت کے بعد ایسے افراد سابقون الاولون کی فہرست میں شامل ہو کر اپنے محبوب امام کی مستجاب دعاؤں سے مستفیض ہو سکیں گے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

جملہ ناظمین اطفال سے درخواست ہے کہ وہ اس امر کا جائزہ لیں کہ کیا ان کی مجلس اطفال کا بجٹ تشخص ہو کر مرکز میں پہنچ گیا ہے۔ اگر ابھی تک نہیں پہنچا تو ایک ہفتہ کے اندر اندر تشخیص کروا کر ارسال فرمائیں۔

نیز اس امر کا بھی جائزہ لیں کہ کیا ہر ماہ چندہ اطفال مرکز میں پہنچ رہا ہے۔

(مہتمم مال)

تقریب شادی

میرے بیٹے عزیزم ظفر احمد کرامت ابن چوہدری کرامت اللہ صاحب مرحوم کی شادی ۲۳ دسمبر ۱۹۷۲ء کو ہمراہ عزیزہ ثمینہ دختر برادرم چوہدری ضیاء اللہ صاحب لاہور عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔ (بیگم کرامت اللہ آف کراچی)

ضرورت معلمین

بعض جماعتوں کی طرف سے قرآن مجید پڑھانے کے لئے معلمین کا مطالبہ آ رہا ہے براہ کرم ایسے دوست جو قرآن مجید پڑھا سکتے ہوں اور اس خدمت کے لئے اپنے آپ کو تیار پاتے ہوں نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ بہتر ہوگا کہ کم از کم گزارہ جو ان کے لئے قابل قبول ہو وہ بھی لکھ دیں۔ تا ان کی خدمات سے استفادہ کیا جا سکے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ۔ تعلیم القرآن)

قائدین مجالس کی اہم ذمہ داری

قائدین مجالس کی اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ ہر ماہ باقاعدہ اپنی مجلس کی رپورٹ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بحریہ کی خاص شاخ میں شارٹ سروس کمیشن

شرائط:۔ امیدوار کا پاکستانی ہونا ضروری ہے۔

۲۔ عمر ۳۱-۳-۷۳ کو ۲۱ اور ۳۰ سال کے درمیان۔ سپیشل کی حالات میں رعایت

۳۔ تعلیمی قابلیت۔ ایم اے ریاضی یا فزکس فرسٹ ڈویژن۔

یا

بی ایس سی (الیکٹرونکس، الیکٹریکل انجینئرنگ) یا بی ایس سی فزکس ریاضی فرسٹ ڈویژن

۴۔ پروفیشنل قابلیت:۔

Post-graduate, Diploma computor Sc/Electronic Data processing from a recog. Institute.

۵۔ عملی تجربہ کم از کم ایک سال۔

منتخب امیدوار ایڈوانسڈ ٹریننگ کے لئے بیرون ملک بھیجے جائیں گے۔

درخواست کا مجوزہ فارم ذیل کے پتہ سے لیں۔

a. Naval Headquarters (Naval Educational Service Directorate) طفیل شہید روڈ کراچی۔

b. Naval liason officers P.A. DTE-A.G.S Branch.

c. District Armed Services board.

Naval Headquarters (N.E.S. DTE) KARACHI

درخواست ۳۱-۳-۷۳ تک۔ (ہیڈ ۱۴-۳-۷۳)

(نظارت تعلیم)

هو الشافی

آپ کی آنکھوں کے لئے مفید سرمہ

سرمہ نور عالم

کمزوری نظر۔ جالا۔ غبار۔ خارش چشم کے لئے مفید ہے۔ موتیا اور پھولا کی بیماری کے لئے فائدہ نہیں کرے گا۔ ایک شیشی ۶۲ پیسے۔

اسٹاکسٹ افضل برادرز گولبازار ربوہ

شاہ نور فارمیسی شکارپور سندھ

هو الشافی

دانت اور مسوڑھے

خراب ہوں تو خون پیپ اور جراثیم خوراک کے ساتھ معدہ اور انتڑیوں میں پہنچ کر کئی بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔ اینٹی پائیوریا اینٹی کیریز۔ ٹوتھ پوڈر دانتوں کا بہترین علاج ہے تفصیلی رسالہ مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

ربوہ میں کاروبار کا نادر موقعہ

ایک عدد آرا مشین ٹھیکہ پر دینا مقصود ہے خواہش مند حضرات مجھ سے ملیں،

عبدالستار بدر

مالک آرا مشین فیکٹری احمد آباد ربوہ

الفرقان کا تفسیر صغیر نمبر

ماہ مارچ کا الفرقان

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تفسیر صغیر کے سلسلہ میں ایک خاص نمبر ہے محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے اس موضوع پر ٹھوس مقالہ لکھا ہے۔ نیز جماعت کے شعرائے کرام کی نظمیں بھی شامل اشاعت ہیں۔ رسالہ میں شذرات بھی طبع ہوئے ہیں اس رسالہ کی کچھ کاپیاں زائد طبع کرائی گئی ہیں بذریعہ ڈاک منگوانے والے دوست ایک روپیہ بھجوائیں۔ دستی قیمت اسی پیسے فی رسالہ ہے۔ دفتر الفرقان ربوہ سے طلب فرمائیں۔

(ابو العطاء جالندھری۔ ربوہ)

ضروری اعلان

بیرون ممالک کے ڈاک خرچ میں اضافہ ہو چکا ہے چونکہ ہر ایک ملک کے اضافہ ڈاک کی نوعیت الگ الگ ہے اس بارہ میں الفضل کے بیرونی خریداران کو فرداً فرداً اطلاع کی جا رہی ہے امید ہے کہ جملہ خریداران اس بارہ میں تعاون فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے۔ (مینجر الفضل ربوہ)

درخواست دعا

میری لڑکی خالدہ بعمر ۱۵ سال انتڑیوں کی تکلیف کی وجہ سے ایک ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہے ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ اس کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (سلیم اللہ کارکن خلافت لائبریری ربوہ)

لازمی چندہ جات کے بقایاجات ادا کرکے ممنون فرمائیں

بقایاجات کی ادائیگی کے متعلق حضرت المصلح الموعودؓ کا ارشاد ہے کہ:۔

"یاد رکھنا چاہئے بجٹ پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں نہ سلسلہ پر احسان ہے نہ خدا پر احسان ہے جو خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے اور اس سودا کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جواب دہ ہے اور جس قدر کمی رہتا ہے وہ اس کے نام بقایا ہے اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا تو جب خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا خدا تعالیٰ فرمائے گا جاؤ ... بقایا ادا کرکے آؤ" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء)

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

نتیجہ مقابلہ سیرۃ منعقدہ ۲۵ نومبر ۱۹۷۲ء

۲۴ر نومبر ۷۲ء بروز جمعہ جو درس اطفال ربوہ مقابلہ سیرۃ ہوا تھا اس میں اوّل دوم اور سوم آنے والے اصحاب کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

تقریب تقسیم انعامات کا اعلان الفضل کے ذریعہ کر دیا جائے گا۔

اوّل: مفتی احمد صادق بن حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ
دوم: انعام الحق کوثر۔ جامعہ احمدیہ ربوہ
سوم: حافظ مظفر احمد جامعہ احمدیہ ربوہ

اطفال میں۔

اوّل: ادریس احمد بن محمد حسین صاحب دارالصدر شرقی ربوہ
دوم: محمود اصغر بن نور محمد صاحب دارالصدر شرقی ربوہ
سوم: شمس الحق طیب بن ڈاکٹر فضل حق صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ
محمود اکبر صاحب بن نور محمد صاحب دارالصدر شرقی ربوہ

اس کے علاوہ ۵۵ اطفال کو انعام خصوصی کا مستحق قرار دیا گیا ہے جن کی فہرست دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی میں دیکھی جا سکتی ہے۔

(سیکرٹری مجلس صحت ربوہ)

تقریب شادی

مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۷۳ء کو لفٹیننٹ طاہر احمد صاحب (پاکستان نیوی) ابن حضرت مولوی فضل دین صاحب وکیل مرحوم کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ تقریب رخصتانہ میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اگلے روز کوٹھی بریگیڈیئر اقبال احمد صاحب شمیم میں دلہا کی والدہ صاحبہ نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں متعدد بزرگان سلسلہ و احباب شامل ہوئے۔

عزیز طاہر احمد صاحب کا نکاح عزیزہ منصورہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد امین صاحب ماڈرن موٹرز راولپنڈی کے ساتھ طے پایا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ

خدا تعالیٰ کے فضل سے آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ زیر اہتمام شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مورخہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ اپریل ۱۹۷۳ء ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک کی نامور ٹیمیں ریلوے۔ جہانیاں۔ سیالکوٹ۔ گجرات۔ واہ کینٹ متوقع ہیں۔ نیز کالج کی مشہور ٹیمیں بھی شامل ہوں گی۔

احباب سے التماس ہے کہ اس ٹورنامنٹ کو کامیاب بنائیں۔

(سیکرٹری آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ)

موسمی تعطیلات اور وقف عارضی

موسمی تعطیلات قریب آ رہی ہیں تعلیمی اداروں کے اساتذہ کرام اور طلباء کی یاددہانی کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد درج ذیل ہے۔

"اس موقع پر ان عزیزوں اور بھائیوں سے بھی اپیل کرنا چاہتا ہوں جن کا مختلف درسگاہوں سے طالب علم یا استاد کا تعلق ہے کہ اپنی چھٹیوں میں سے اگر آپ دو ہفتے قرآن کریم پڑھانے کے لئے وقف کر دیں تو اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی برکات نازل فرمائے گا۔" (قرآنی انوار)

حصول برکات کے اس زریں موقع سے استفادہ کرنے کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

ناظم انصار اللہ ضلع لائل پور کا پتہ

مجالس انصار اللہ ضلع لائل پور نوٹ فرمالیں کہ مکرم چوہدری احمد دین خان صاحب ناظم انصار اللہ ضلع لائل پور بفضل خدا ترقی پاکر جڑانوالہ میں منیجر بنک آف بہاولپور مقرر ہوئے ہیں۔ لائل پور شہر میں ان کی رہائش کا پتہ حسب ذیل ہے۔

203/B پیپلز کالونی۔ لائل پور۔

(دفتر صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا کا ایک اہم اجلاس مورخہ ۲۵ مارچ بروز اتوار ۹ بجے صبح مسجد احمدیہ نیو سول لائن میں منعقد ہوگا جس میں مرکز سلسلہ سے نمائندگان شرکت فرمادیں گے۔ تمام قائدین سے شرکت کی درخواست ہے۔

(مرزا احمد معتمد خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا)

الفضل کے خریداران کی خدمت میں ضروری گزارش

بعض احباب الفضل کی قیمت کے عوض میں امانتی رقعہ جات بھجواتے ہیں مگر اپنے کھاتہ کا نمبر نہیں لکھتے جس کی وجہ سے تکمیل میں دقت پیش آتی ہے۔ اور تاخیر بھی ہوتی ہے۔ از راہ کرم احباب اپنے امانتی رقعہ جات کے ساتھ کھاتہ کا نمبر ضرور دیدیا کریں ممنون ہوں گا۔ (منیجر الفضل)

درخواست دعا

کراچی سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ مکرم شیخ محمد صاحب شرما کی اہلیہ صاحبہ ہسپتال میں داخل ہوئی ہیں ان کو نمونیا کا اپریشن ہونے والا ہے احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

دانت نکلوائیے

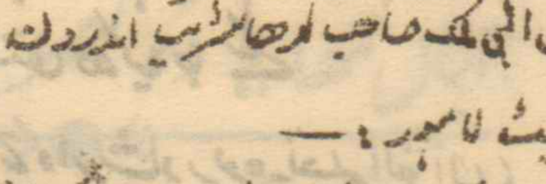

جناب احسان الٰہی ملک صاحب لوہار سٹریٹ اندرون بھاٹی گیٹ لاہور:۔

"میری اہلیہ کو پائیوریا (ماخوذ) کی پرانی تکلیف تھی ڈینٹل سرجنوں نے لاعلاج قرار دے کر چند دانت نکال بھی دیئے لیکن اینٹی پائیوریا کے استعمال سے ان کو مکمل شفا حاصل ہوئی" قیمت مکمل کورس -/۱۰

کیمیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶/۶۷

گمشدہ زیور

۱۲ مارچ کو صبح ۹ بجے گولبازار میں شمس الحق صاحب کے ڈپو سے جالی بیکری تک آتے ہوئے کانوں کی ایک جھمکی کہیں گر گئی ہے جس بہن بھائی کو ملی ہو وہ خاکسار کو پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (نعمت اللہ بھٹی کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ)